رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا | نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

دوا مینی شفا مینی غرض دارالامان مینی

نمبر ۹ | ہر انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ تاریخکو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

Digitized by Khilafat Library

خریدارون کو اطلاع اپنے احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجرا اور قیام کا مدار قومی تعاون اور سرمایہ پر ہے اس کی بر وقت اشاعت اور ایڈیٹوریل سٹاف کی تکمیل اور ذمہ داری کے لئے ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ۵۰۰ سو ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت مین جبکہ ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل اور سٹاف نامکمل ہے اور کارخانہ کثیر اخراجات کا زیر بار ہے اگر کبھی وقت اشاعت مین چند روز کی دیر ہو جاوے تو اخوۃ اور ہمدردی کے خیال کو دل و دماغ مین جگہ دیکر رنجیدہ نہ ہون بلکہ اس کی اشاعت مین سر توڑ کوشش کرین اور مطلوبہ تعداد کو پورا کرکے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ دار بناوین اپنے دل کو حسن الوسیع دیانت داری کو بجا لاؤ

وہ الفاظ جنمین حضرۃ مسیح موعود بیعت کرتے ہین

ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۳ بار۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ تین بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین آمین۔ پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین

وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہین رہی ۔ وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہین رہی
وہ درد وہ گداز وہ رقت نہین رہی ۔ خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہین رہی
دل مین تمہارے یار کی الفت نہین رہی ۔ حالت تمہاری جاذب نصرت نہین رہی
حمق آگیا ہے سر مین وہ فطنت نہین رہی ۔ کسل آگیا ہے دل مین جلادت نہین رہی
وہ علم و معرفت وہ فراست نہین رہی ۔ وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہین رہی
دنیا و دین مین کچھ بھی لیاقت نہین رہی ۔ اب تمکو غیر قومون پہ سبقت نہین رہی
وہ انس و شوق و وجد وہ طاعت نہین رہی ۔ ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہین رہی
ہر وقت جھوٹ سچ کی تو عادت نہین رہی ۔ نور خدا کی کچھ بھی علامت نہین رہی
سو سو ہے گند دل مین طہارت نہین رہی ۔ نیکی کے کام کرنیکی رغبت نہین رہی
خوان تہی پڑا ہے وہ نعمت نہین رہی ۔ دین بھی ہے ایک قشر حقیقت نہین رہی
مولی سے اپنے کچھ بھی محبت نہین رہی ۔ دل مر گئے ہین نیکی کی قدرت نہین رہی

سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہین رہی ۔ اک پھوٹ پڑ رہی ہے مودت نہین رہی
تم مر گئے تمہاری وہ عظمت نہین رہی ۔ صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہین رہی
اب تم مین کیون وہ سیف کی طاقت نہین رہی ۔ بھید اس مین ہے یہی کہ وہ حاجت نہین رہی
اب کوئی تم پہ جبر نہین غیر قوم سے ۔ کرتی نہین ہے منع صلوٰۃ اور صوم سے
ہان آپ تم نے چھوڑ دیا دین کی راہ کو ۔ عادت مین اپنی کر لیا فسق و گناہ کو
اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے ۔ مومن نہین ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے
اے قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہین ۔ روتے رہو دعاؤن مین بھی وہ اثر نہین
کیونکر ہو وہ نظر کہ تمہارے وہ دل نہین ۔ شیطان کے ہین خدا کے پیارے وہ دل نہین
تقوی کے جامے جتنے تھے سب چاک ہو گئے ۔ جتنے خیال دل مین تھے ناپاک ہو گئے
کچھ کچھ جو نیک مرد تھے وہ خاک ہو گئے ۔ باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہو گئے
اب تم تو خود ہی مورد خشم خدا ہوئے ۔ اس یار سے بشامت عصیان جدا ہوئے

اب غیرون سے لڑائی کے معنی ہی کیا ہوئے ۔ تم خود ہی غیر بن کے محل سزا ہوئے
سچ سچ کہو کہ تم مین امانت ہے اب کہان ۔ وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے اب کہان
پھر جبکہ تم مین خود ہی وہ ایمان نہین رہا ۔ وہ نور مومنانہ و عرفان نہین رہا
پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجئے ۔ آیت علیکم انفسکم یاد کیجئے
ایسا گمان کہ مہدی خونی بھی آئیگا ۔ اور کافرون کے قتل سے دین کو بڑھائیگا
اے غافلو یہ باتین سراسر دروغ ہین ۔ بہتان ہین بے ثبوت ہین اور بے فروغ ہین
یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا ۔ یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا
اب سال سترہ بھی صدی سے گزر گئے ۔ تم مین سے ہائے سوچنے والے کدھر گئے
تھوڑے نہین نشان جو دکھائے گئے تمہین ۔ کیا پاک راز تھے جو بتائے گئے تمہین
پر تم نے ان سے کچھ بھی اٹھایا نہ فائدہ ۔ منہ پھیر کر ہٹا دیا تم نے یہ مائدہ
بخلون سے یارو باز بھی آؤ گے یا نہین ۔ خو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہین؟
باطن سے میل دل کی ہٹاؤ گے یا نہین؟ ۔ حق کی طرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہین
اب عذر کیا ہے کچھ بھی بتاؤ گے یا نہین؟ ۔ مخفی جو دل مین ہے وہ سناؤ گے یا نہین؟
آخر خدا کے پاس بھی جاؤ گے یا نہین؟ ۔ اس وقت اس کو منہ بھی دکھاؤ گے یا نہین
تم مین سے جسکو دین و دیانت سے ہے پیار ۔ اب اس کا فرض ہے کہ وہ دل کر کے استوار
لوگون کو یہ بتائے کہ وقت مسیح ہے ۔ اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

فتوی ممانعت جہاد

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال ۔ دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے ۔ دین کے تمام جنگون کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے ۔ اب جنگ اور جہاد کا فتوی فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد ۔ منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
کیون چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو ۔ جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو
کیون بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر ۔ کیا یہ نہین بخاری مین دیکھو تو کھولکر
فرما چکا ہے سید کونین مصطفی ۔ عیسی مسیح جنگون کا کر دیگا التوا
جب آئیگا تو صلح کو وہ ساتھ لائیگا ۔ جنگون کے سلسلہ کو وہ یکسر مٹائیگا
پیوین گے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند ۔ کھیلین گے بچے سانپون سے بیخوف و بیگزند
یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا ۔ بھولین گے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا
یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا ۔ وہ کافرون سے سخت ہزیمت اٹھائیگا
اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے ۔ کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے
القصہ یہ مسیح کے آنے کا ہے نشان ۔ کر دیگا ختم آ کے وہ دین کی لڑائیان
ظاہر ہین خود نشان کہ زمان وہ زمان نہین ۔ اب قوم مین ہماری وہ تاب و توان نہین
اب تم مین خود وہ قوت و طاقت نہین رہی ۔ وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہین رہی
وہ نام وہ نمود وہ دولت نہین رہی ۔ وہ عزم مقبلانہ وہ ہمت نہین رہی

نوٹ ۔ بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ کو دیا تھا نومبر دسمبر ۱۹۰۳ تک اسے چودہ سال ہوئے ہین جبکہ البدر اپنی پوری معنون کیساتھ اس چہاردہم سال کی یادگار ہے جو کہ آپ کی فتح اور نصرۃ کا زمانہ ہے قادیان سے

۱۵ فروری ۱۹۰۴ء

بوقت شب بمقام گورداسپور

کوئی ۸ بجے رات کا وقت تھا کہ بمقام گورداسپور حضرۃ اقدس کے کمرہ مین چند احباب بیٹھے ہوئے تھے حضرۃ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کا روئے سخن جناب ڈاکٹر محمد اسمعیل خان صاحب احمدی انچارج پلیگ ڈیوٹی گورداسپور کی طرف تھا کہ تقوی کے مضمون پر حضرۃ اقدس نے ایک تقریر فرمائی وہ تقریر اس وقت لکھی تو نہین گئی مگر جو کچھ نوٹ اور یادداشت زبانی یاد رہ سکو ان کو عملدرآمد کے لیے درج اخبار کیا جاتا ہی۔

تدبیر اور توکل | انسان کو چاہئے کہ تقوی کو ہاتھ سے نہ دیوے اور خدا پر بھروسہ رکھے تو پھر اُسے کسی قسم کی تکلیف نہین ہو سکتی خدا پر بھروسہ کے یہ معنے نہین ہین کہ انسان تدبیر کو ہاتھ سے چھوڑ دے بلکہ یہ معنے ہین کہ تدبیر پوری کر کے پھر انجام کو خدا پر چھوڑے اس کا نام توکل ہے اگر وہ تدبیر نہین کرتا اور صرف توکل کرتا ہی تو اس کا توکل پھوکا (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہوگا۔ اور اگر نری تدبیر کر کے اوس پر بھروسہ کرتا ہے اور خدا پر توکل نہین ہے تو وہ تدبیر بھی پھوگی (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہوگی ایک شخص اونٹ پر سوار تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس نے دیکھا تعظیم کے لئے نیچے اترا اور ارادہ کیا کہ توکل کرے اور تدبیر نہ کرے چنانچہ اس نے اپنے اونٹ کا گھٹنا نہ باندھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملکر آیا تو دیکھا کہ اونٹ نہین ہے۔ واپس آکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ مین نے تو توکل کیا تھا لیکن میرا اونٹ جاتا رہا آپ نے فرمایا کہ تو نے غلطی کی پہلے اونٹ کا گھٹنا باندھتا اور پھر توکل کرتا تو ٹھیک ہوتا۔

تدبیر سے مراد وہ ناجائز وسائل نہین ہین جو کہ جاہل لوگ استعمال کرتے ہین بلکہ خدا تعالی کے احکام کے موافق ہر ایک سبب اور ذریعہ کی تلاش کا نام تدبیر ہے ایسے ہی انسان کو اپنے نفس کے تزکیہ کے لئے تدبیر سے کام لینا چاہئے اور شیطان جو اس کے پیچھے ہلاک کرنے کو لگا ہے اس کو دور کرنے کے واسطے تدابیر بھی سوچنی چاہئے بلکہ صوفیا نے لکھا ہے کہ کسی سے فریب کرنا اگرچہ ناجائز ہے لیکن شیطان کے ساتھ یہ جائز ہے۔ غرضیکہ متقی بننے کے لئے دعا بھی کرو۔ اور تدابیر بھی کرو۔ دعا سے خدا کا فضل ہوتا ہی لیکن اگر انسان نے تدابیر سے کچھ طیاری نکی ہوئی ہو تو وہ فضل کس کام آویگا۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک کسان اپنی زمین کی کلبہ رانی تو نکرے۔ نہ اُسے صاف کرے نہ سہاگہ وغیرہ پھیرے۔ صرف دعا کرتا ہو کہ بارش ہو جاوے اور اناج طیار ملی تو اس کی دعا کس کام آوے گی دعا اسی وقت فائدہ دیگی جب وہ اول کلبہ رانی کر کے زمین کو طیار رکھے گا۔

عجب اور ریا بہت مہلک چیزین ہین ان سے انسان کو بچنا چاہئے انسان ایک عمل کر کے لوگون کی مداح کا خواہان ہوتا ہے بظاہر وہ عمل عبادۃ وغیرہ کی صورت مین ہوتا ہے جس سے خدا راضی ہو مگر نفس کے اندر ایک خواہش پنہان ہوتی ہے کہ فلان فلان لوگ مجھے اچھا کہین اس کا نام ریا ہے اور عجب یہ کہ انسان اپنے عمل سے اپنے آپ کو اچھا جانے کہ نفس خوش ہو۔ ان سے بچنے کی تدابیر کرنی چاہئین کہ اعمال کا اجر ان سے باطل ہو جاتا ہے۔

اس مقام پر ڈاکٹر محمد اسمعیل خان صاحب نے عرض کی کہ حضور شیطان سے فریب کی کوئی مثال بیان فرمائی جاوے۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اسی ذکر مین مثال یون بیان فرمائی کہ ایک مولوی ایک جگہ وعظ کر رہے تھے انھون نے ایک دینی خدمت کیواسطے کئی ہزار روپیہ چندہ جمع کرنا تھا اون کی وعظ اور ضرورت دینی کو دیکھکر ایک شخص اُٹھا اور دو ہزار روپیہ کی ایک تھیلی لاکر مولوی صاحب کے سامنے رکھدی مولویصاحب نے اسی وقت مجلس مین اس کے سامنے اس کی تعریف کی کہ دیکھو یہ بڑا نیک بخت انسان ہے اس نے ابھی اپنا گھر جنت مین بنا لیا اور یہ ایسا ہی ولی ہے جب اس نے اپنی تعریف سنی تو اسی وقت گھر گیا اور جھٹ واپس آکر بہ آواز بلند اس نے کہا کہ مولوی صاحب اس روپے کے دینے مین مجھ سے غلطی ہو گئی ہے اصل مین یہ مال میری والدہ کا ہے اور مین اس کی بے اجازت لے آیا تھا لیکن اب وہ مطالبہ کرتی ہے مولویصاحب نے کہا اچھا لے جاؤ چنانچہ وہ شخص اسی وقت روپیہ اُٹھا کر لے گیا یا تو لوگ اس کی تعریف کرتے تھے اور یا اسی وقت اس کی مذمت شروع کر دی کہ بڑا بیوقوف ہے روپیہ لانے سے اول کیون نہ ماں سے دریافت کیا۔ کسی نے کہا جھوٹا ہے روپیہ دیکر افسوس ہوا تو اب یہ بہانہ بنا لیا وغیرہ وغیرہ جب مولویصاحب وعظ کر کے چلے گئے تو رات کو ۲ بجے وہ شخص وہ روپیہ لیکر ان مولوی صاحب کے گھر گیا اور جگا کر ان کو کہا کہ اس وقت تم نے میری تعریف کر کے سارا اجر میرا باطل کرنا چاہا اس لئے مین نے شیطان کے وسوسون سے بچنے کی یہ تدبیر کی تھی اب یہ روپیہ تم لو مگر تم سے قسمیہ عہد لیتا ہون کہ عمر بھر میرا نام کسی کے آگے نہ لینا کہ فلان نے یہ روپیہ دیا۔ اب وہ مولوی حیران ہوا اور کہا کہ لوگ تو ہمیشہ لعنت کرتے رہین گے اور تم کہتے ہو کہ میرا نام نہ لینا اس نے کہا مجھے یہ لعنتین منظور ہین مگر ریا سے بچنا چاہتا ہون تو یہ ریا اور عجب بڑی بیماریان ہین ان سے بچنا چاہئے اور بچنے کے لئے تدابیر بھی کرنی چاہئین اور دعا بھی کرنی چاہئے۔

شیطان سے فریب کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کے گھر کو آگ لگے تو وہ اپنے دوسرے حصے مکانات کے بچانے کے لئے ایک مکان کو خود بخود گرا تا ہے۔

تدابیر انسان کو ظاہری گناہ سے بچاتی ہین لیکن ایک کشمکش اندر قلب مین باقی رہ جاتی ہے اور دل ان مکروہات کی طرف ڈانوان ڈول ہوتا رہتا ہے اُن سے نجات پانے کے لئے دعا کام آتی ہے کہ خدا تعالے قلب پر ایک سکینت نازل فرماتا ہے۔

ہر ایک کامیابی کی جڑ تقوے اور سچا ایمان ہے اسی کے نہ ہونے سے گناہ صادر ہوتے ہین مقدر جو انسان کا ہے وہ اُسے ملکر رہتا ہے پھر نہین معلوم کہ خلاف تقوے امور کی ضرورت کیون در پیش آتی ہے ایک چور چوری کر کے اپنا مقدر حاصل کرنا چاہتا ہے اگر وہ چوری نکرتا تو بھی حلال ذریعہ سے وہ اُسے ملکر رہتا اسیطرح ایک زانی زنا کر کے عورتون کی لذات حاصل کرتا ہے اگر وہ زنا نہ کرے تو جس قدر عورتون کی لذات اس کے لئے مقدر ہین وہ کسی نہ کسی طرح حلال ذرائع سے اُسے ملکر رہتین۔ لیکن سارا فساد ایمان کا نہ ہونا ہے اگر تقوے پر قدم مارین اور ایمان پر قائم رہین کبھی کسیکو تکلیف نہ ہو اور خدا تعالے سب حاجت روا... کرتا ہے ؂

اطلاع - رحمت علے صاحب مرحوم

کمیٹی تکفین دین کا فیصلہ اور انکی تذکرہ کے متعلق جو کچھ خط و کتابت یا یادداشت ارسال کرنی ہو وہ تمام ان کے بھائی پیر برکت علی صاحب احمدی موضع رُل ڈاکخانہ پاہڑ بالوالی کے نام ہونی چاہئے

منیجر

۲۰ فروری سنہ ۱۹۰۴ء بوقت شب

اندنون حضرۃ اقدس (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی توجہ عالیہ تدابیر اور توکل کے مضامین کی طرف خصوصیت سے مائل ہے اور جو تقریر ہوتی ہے اس مین آپ اس پر بھی ضرور کچھ نہ کچھ فرماتے ہین اس لئے ہمارے احباب بھی ان مضامین کو بڑی توجہ سے پڑھین اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصل مفہوم کو سمجھکر تدابیر اور توکل کے وسیع میدان مین قدم مارین اور خدا تعالےٰ سے **صراط مستقیم** طلب کرین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بڑا منشاء ان تقریرون سے میرے نزدیک یہ ہے کہ حصول تقوےٰ کے لئے تدابیر کو بھی عمل مین لایا جاوے اور دعا بھی کیجاوے اور تدابیر مین افراط اور تفریط سے کنارہ کش ہوکر صراط مستقیم اختیار کیجاوے سو ہمارے احباب بہ توفیق الٰہی اس پر عملدرآمد کے لئے جہان اپنے لئے دعا کرین وہان ہمارے لئے بھی کرین

تقویٰ - تدبیر - اور توکل

بڑا ضروری امر یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو ہر ایک قسم کی پلیدی سے پاک کرکے اُسے پاکیزہ اور مطہر کرے اگر اس کا نفس پاکیزہ ہوگا تو خدا تعالےٰ ظاہری پلیدی سے بھی نجات دیگا۔ اس لئے اندرونی پلیدی کا خیال رکھو کہ وہ تمہارے سارے قلب کو پلید نہ کردیوے۔ ریا۔ عجب۔ بیباک ہوکر خدا کے احکام کو توڑنا۔ اور شوخی اور شرارت سے اوامر کا انکار کرنا بڑی خباثتین ہین جن سے بچنا نہایت ضروری ہے کئی بار کہا گیا ہے کہ تقویٰ کیونکر حاصل ہوسکتی ہے۔ تقویٰ اصل مین یہ ہے کہ باریک سے باریک آلودگی سے اپنے آپ کو بچایا جاوے اور یہ اس وقت حاصل ہوتی ہے جبکہ اس کے حصول کے لئے تدبیر کو بھی حد تک کام مین لایا جاوے یعنی جہان تک انسانی تدبیر کی پیش رفت ہوسکتی ہے وہان تک اس سے کام لیوے اور پھر نری تدبیر پر ہی بھروسہ نکرے بلکہ دعا کو بھی اُس کی آخری حد تک نہ پہونچا دے۔

اس سے بڑھکر کوئی نعمت انسان کے لئے نہین ہے کہ اُسے گناہ سے نفرت ہو اور خدا تعالےٰ اُسے خود اُسے معاصی سے بچا لیوے مگر یہ بات نری تدبیر یا نری دعا سے حاصل نہین ہوسکتی بلکہ دونون سے ملکر حاصل ہوگی جیسے کہ خدا تعالےٰ نے تعلیم دی ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین جس کے یہ معنے ہین کہ جو کچھ قوائے خدا تعالےٰ نے انسان کو عطا کئے ہین اُن سے پورا کام لیکر پھر وہ انجام کو خدا کے سپرد کرتا ہے اور خدا تعالےٰ سے عرض کرتا ہے کہ جہان تک تونے مجھے توفیق عطا کی تھی اُس حد تک تو مین نے اس سے کام لیلیا یہ ایاک نعبد کے معنے ہین اور پھر ایاک نستعین کہکر خدا سے امداد چاہتا ہے کہ باقی مرحلون کے لئے مین تجھ سے استمداد طلب کرتا ہون۔ وہ بہت نادان ہے جو کہ خدا کے عطا کئے ہوئے قوائے سے تو کام نہین لیتا اور صرف دعا سے مدد چاہتا ہے ایسا شخص کامیابی کا منہ کس طرح سے دیکھیگا اسیطرح یاد رکھو کہ گناہ اور بدی سے بچنے کے لئے یہ تدبیر بھی ضروری ہے کہ انسان بری صحبت کو ترک کردے ورنہ اگر وہ صرف دعا کرتا ہے اور بری صحبت کو ترک نہین کرتا تو اُسے کوئی فائدہ نہ ہوگا اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک کھڑکی کھلی ہے جس سے بدبو آرہی ہے پس اگر وہ بدبو سے بچنا چاہتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کھڑکی کو بند کردیوے اسیطرح سے جو ذرائع معصیت کے ہین ان کو ترک کرنا لازمی ہے ان ذرائع سے علیحدہ ہونے کے بعد ایک کشاکش نفس مین رہتی ہے کہ اُسے بار بار خیال اُس بدی کے ارتکاب کا آتا ہے یہ اس لئے ہوتا ہے کہ وہ ایک عرصہ اس مین گذار چکا ہے اس سے نجات پائے گا..... ذریعہ دعا ہے۔

جاہدوا فینا لنہدینہم سبلنا مین جاہدوا فینا کے یہی معنے ہین کہ حصول تقوےٰ کے لئے حتی الوسع تدابیر کو کام مین لاوے اور پھر دوسری جگہ ادعونی استجب لکم کہکر بتلا دیا کہ جب تدابیر کر چکو تو پھر خدا سے دعا مانگو وہ قبول ہوگی۔ پس اگر..... تقوےٰ کے طالب ہو تو تم کو چاہئے کہ تدبیر بھی کرو۔ اور دعا بھی کرو۔ اور ان دونون کو جب کماحقہٗ بجالاؤگے تو اس وقت کامیاب ہوجاؤگے۔

تقویٰ ہر ایک عمل کی جڑ ہے جو تقوے سے خالی ہے وہ کچھ بھی نہین۔ تقوےٰ جب آتی ہے تو اعمال کی زینت ہوتی ہے اسی سے انسان ولی بنتا ہے جیسے خدا تعالےٰ فرماتا ہے ان اولیاؤہ الا المتقون ولایت کا حصہ تقویٰ ہی پر ہے خدا تعالےٰ سے ترسان اور لرزان ہوکر اگر اُسے حاصل کروگے تو کمال تک پہنچ جاؤگے۔

موت نفس

بڑا کام نفس کا مارنا ہے اور وہ اس طرح سے مرے گا کہ ہر ایک پہلو سے اس کی مخالفت کیجاوے موتوا قبل ان تموتوا کے یہی معنے ہین نفس ظاہری لذات کا دلدادہ ہوتا ہے۔ پنہانی لذات سے یہ بالکل بے خبر ہے اسے خبردار کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اول ظاہری لذات پر ایک موت وارد ہو اور پھر نفس کو پنہانی لذات کا علم ہو اس وقت الٰہی لذت جو کہ جنتی زندگی کا نمونہ ہے شروع ہوگی

نفس پر موت وارد کرنیکی تدبیر۔

ہماری جماعت کو چاہئے کہ نفس پر موت وارد کرنے اور حصول تقوے کے لئے وہ اول مشق کرین جیسے بچے خوشخطی سیکھتے ہین تو اول اول ٹیڑھے حرف لکھتے ہین لیکن آخرکار مشق کرتے کرتے خود ہی صاف اور سیدھے حروف پڑنے لگ جاتے ہین اسیطرح ان کو بھی مشق کرنی چاہئے جب خدا تعالےٰ ان کی محنت کو دیکھیگا تو خود ان پر رحم کریگا اور لنہدینہم سبلنا جیسے اس کا وعدہ ہے خود ہی اپنی راہین دکھلا دیگا اس کے یہی معنے ہین کہ خدا خود رحم کرتا ہے۔ جیسے آگ پر پانی پڑجاتا ہے تو آگ کا نام و نشان بھی نہین رہتا اسی طرح اُس وقت نفس دب جاوے گا۔

نفس کا ایک خاص جوش قابل اصلاح

ابھی تک بہت سے آدمی جماعت مین ایسے ہین کہ تھوڑی سی بات بھی خلاف نفس سن لیتے ہین تو ان کو جوش آجاتا ہے حالانکہ ایسے تمام جوشون کو فرو کرنا بہت ضروری ہے تاکہ حلم اور بردباری طبیعت مین پیدا ہو۔ دیکھا جاتا ہے کہ جب ایک ادنےٰ سی بات پر بحث شروع ہوتی ہے تو ایک دوسرے کو مغلوب کرنیکی فکر مین ہوتا ہے کہ کسیطرح مین فاتح ہوجاؤن ایسے موقعہ پر جوش نفس سے بچنا چاہئے اور رفع فساد

لیئے ادلے ادنے باتون مین دیدہ دانستہ خود ذلت اختیار کر لینی چاہیئے اس امر کی کوشش ہرگز نہ کرنی چاہیئے کہ مقابلہ مین اپنے دوسرے بھائی کو ذلیل کیا جاوے خدا کا نام ستار ہے غفار ہے تم کو ان صفات سے موصوف ہونا چاہیئے مدرسہ کی کتابون مین ایک کہانی پڑھا کرتے تھے کہ ایک بادشاہ تھا وہ قرآن لکھا کرتا تھا حسب عادت وہ لکھ رہا تھا کہ ایک ملان آیا اور اس کی لکھائی کو دیکھکر کہا کہ یہ لفظ تم نے غلط لکھا ہے بادشاہ کو یقیناً معلوم تھا کہ وہ لفظ درست ہے اور ملان غلطی کھا رہا ہے لیکن صرف اس کا دل رکھنے کے لئے بادشاہ نے اسی وقت اس لفظ کے گرد ایک حلقہ ڈال دیا کہ اسے پھر درست کر لین گے۔ جب وہ ملان چلا گیا تو لوگون نے وجہ پوچھی تو بادشاہ نے کہا اس ملان کی دلشکنی نہ کرنے کے لئے مین نے اصلاح کیا تہا ورنہ اصل لفظ درست ہے اب دیکھو اس نے بادشاہ ہو کر ایک غریب ملان کا دل نہ دکھانا چاہا۔ اپنے بھائی پر فتح پانے کا خیال رعونت کی ایک جڑ ہے اور بڑی بھاری مرض ہے کہ اپنے ایک بھائی کے عیب کے مشتہر کرنے کی ترغیب دلاتی ہے ایسے امور سے نفس خراب ہوتا ہے ان سے بچنا ایک جزو ایمانداری کی ہے تقوی والا آدمی آہستہ آہستہ فرشتون مین داخل ہوجاتا ہے اور اس مین سرکشی بالکل نہین رہتی تقوے کے ساتھ خدا کے وعدے فضل اور بڑی برکات کے مشروط ہین تقوی والا دنیا کی سب بلاؤن سے بچایا جاتا ہے تقوی والے کا خدا پردہ پوش ہوتا ہے۔

یاد رکھو بیعت کا زبانی اقرار کچھ شے نہین ہے اللہ تعالے تزکیہ نفس چاہتا ہے جو رعونت۔ تکبر۔ ریاکاری سریع الغضبی لیکر آیا تہا اگر وہی اس مین رہی تو بتلاؤ کہ اس نے بیعت سے کیا حاصل کیا۔ اس لئے اپنے نفسون مین تبدیلی کرو اور اخلاق کا اعلی نمونہ حاصل کرو اگر ایک گاؤن مین ایک ہی ہمارا مرید ہو لیکن اس کے اخلاق عادات اچھے ہون تو خواہ کیسی ہی دشمنی ہو رفتہ رفتہ سب خود بخود اس کے تابع ہو جاوین گے اور بجائے حقارت کے اس کی عظمت کرنے لگ جاوین گے چھوٹی چھوٹی باتون مین طول دینا اور بھائیون کو رنج پہونچانا بہت بری بات ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم متمم اخلاق کے ہوئے ہین اور اب اس وقت اللہ تعالے آپ کے اخلاق کریمانہ کا آخری نمونہ دکھلانا چاہتا ہے اس لئے چاہیئے کہ اخلاق مین خاص تبدیلی پیدا کرو کسیکو حقیر اور اس پر بدظنی کرنے والا خود اسی بات مین مبتلا ہو جاتا ہے جس سے دوسرے کو حقیر جانتا تھا پس جو لوگ اپنے بھائیون کو عیب لگاتے اور خود برے ہوتے ہین وہ بہت برے ہین۔

بردباری اختیار کرو۔ بیویون سے عمدہ معاشرت کرو۔ ہمسایون سے نیک سلوک کرو ان باتون سے خدا راضی ہوتا ہے۔ فقط

خدا تعالی اس مضمون کے پڑھنے والون کو اور نیز مجھ کو اس پر عملدرآمد کی توفیق عطا کرے (آمین)

۲۱ فروری سنہ ۴ء بوقت ظہر

منکرین سے مقابلہ کے وقت ابتلا کا ہونا بھی ضروری ہے

مقدمات کے تذکرہ پر حضور اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ انبیاء اور رسل کے سوانح پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ درمیان مین ہمیشہ مکروہات آجایا کرتے ہین طرح طرح کی ناکامیان پیش آتی ہین زلزلوا زلزالا شدیدا سے معلوم ہوتا ہے کہ حد درجہ کی ناکامی کی صورتین پیدا ہو جاتی ہین لیکن یہ شکست اور ہزیمت نہین ہوا کرتی۔ ابتلا مین مامور کا صبر واستقلال اور جماعت کی استقامت اللہ تعالے دیکھتا ہے وہ خود فرماتا ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی لفظ کتب سنت اللہ پر دلالت کرتا ہے یعنی یہ خدا کی عادت ہے کہ وہ اپنے رسولون کو ضرور ہی غلبہ دیا کرتا ہے درمیانی دشواریان کچھ شے نہین ہوتین اگرچہ وہ ضاقت علیہم الارض کا مصداق ہی کیون نہ ہون۔

پنجاب مین جو خدمت گورنمنٹ کی ہم سے ہوئی ہے

اس کی کوئی نظیر نہین ہے جسمانی طور پر ابھی دیکھ لو کہ مایوسی کی حالتون مین ہمارے خاندان نے وقت پر امداد کی اور خود گورنمنٹ نے ایک مدۃ دراز سے قبول کیا ہوا ہے کہ ہمارا خاندان اول درجہ پر سرکار دولتمدار انگریزی کا خیر خواہ ہے ۱۸۵۷ء مین جبکہ کل رعیت سرکار انگریزی سے منحرف تھی اس وقت میرے والد غلام مرتضی صاحب نے بڑی خیر خواہی اور ہمدردی سے سرکار کی مدد کی پھر اب روحانی طور پر بھی ہم سے کوئی دقیقہ خیر خواہی اور ہمدردی کا فرو گذاشت نہین ہوا لاکھہا روپیہ صرف کر کے ہم نے جہاد کے خیالات کو لوگون کے دلون سے محو کرنے کی کوشش کی ہے اور نہ صرف ہندوستان مین بلکہ غیر ممالک مین بھی ہماری اس کوشش کے نمونہ موجود ہین۔ حتی کہ اسی لئے ہم کافر ٹھہرائے گئے کیا یہ تھوڑی سی بات ہے اگر انصاف اور غور ہو تو ہمارے سلسلہ پر کسی قسم کی بدظنی کرنا سچائی کا خون کرنا ہے ہماری اس خدمت کا سلسلہ چالیس پچاس برس سے برابر جاری ہے اور کسی قسم کا قصور مطلق نہین ہوا غور کرنی اور شے ہے مگر واقعات سے جو امر ثابت ہے وہ جھوٹ نہین ہو سکتا وہ حق ہے۔

Digitized by Khilafat Library

بوقت شب

محمد ابراہیم خانصاحب کراچی سے تشریف لائے ہوئے تھے آپ نے حضرت اقدس سے نیاز حاصل کیا اور دوران گفتگو مین حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک جامع تقریر فرمائی جو کہ ذیل مین درج کی جاتی ہے چونکہ خاکسار ایڈیٹر چند منٹ دیر سے پہونچا تہا اس لئے جہان سے سلسلہ تقریر کا قلمبند ہو سکا وہین سے شروع ہے روانی کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اس دجالی زمانہ کے فتن کا تذکرہ فرما رہے تھے۔ (ایڈیٹر)

غلط اعتقادون کو جگہ دی گئی ہے۔ عیسائیون کو دیکھو کہ پہلے کیسے چپ چاپ تھے اگرچہ اپنے مذہب کی اشاعت کرتے تھے مگر مذہبی زہر پھیلانے مین جو حالت ان کی اب ہے وہ نہ تھی اور آج سے ایک صد سال پہلے تلاش کرو تو ایک کتب بھی ان کی ایسی نہ ملین گی جو تردید اسلام مین یہان شائع ہوئی ہون لیکن اس وقت اگر ایسی کتابون کو جمع کیا جاوے تو ان کا ایک پہاڑ بنتا ہے اور بعض دفعہ ایک ہی بار لاکھ لاکھ کتب چھاپکر ان لوگون نے مفت شائع کی ہین۔ ایک عاجز انسان کو تو خدا بنایا ہے اور ایک ایسے نبی اور برگزیدہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیان دیتے ہین جو اس وقت مبعوث ہوا جب کہ دنیا نجاست اور فسق و فجور سے بھری ہوئی تھی اس نے آکر اپنے پاک اور روحانی تاثیرات سے اسے صاف کیا اور نئی سر سے ایک تازی اور نئی زندگی دنیا کو بخشی ذرا دیکھو اور غور کرو کہ اس سے پیشتر ایک لاکھ کئی ہزار پیغمبر دنیا مین گزرے ہین لیکن اس قدر گالیان ان کو نہین دیجاتین اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔ نصاری کے اعتقاد کا تو یہ حال ہے اب عملی حالت کی طرف نظر کرو کہ کنجریون سے بدتر ہین عفت وغیرہ کا نام و نشان نہین۔ شراب پانی کی طرح پی جاتی ہے کھلی زناکاری کتون اور کتیون کی طرح ہو رہی ہے اگر لفافہ کے اندر کا پورا نقشہ دیکھنا ہو تو یورپ کے ملکون کی سیر کیجاوے اور دیکھا جاوے .... کہ کفارہ کی کیا برکات

کا بنیا جھگڑا اور اتنی ذلالت بنانیکی کوشش اگر روس کرے تو جرمنی اس معاملہ مین اسکو پوری مدد دینے کو طیار ہے اور دار السلطنت روس مین اسپر علانیہ گفتگو ہو رہی ہے اور روسی بدلی وہیں کے خاندان
خبر ملی ہے کہ روس ۳۰ء انگلستان کو مطلع کرتا تھا کہ ۳۰ گھنٹہ کے اندر اپنی بے تعلقی کا اعلان کرو انگلستان نے مطلوبہ میعاد کو اسلئے ہی مطلوبہ اعلان کر دیا ہے روس فرنچ اخبارات کو لگاتار بطور رشوت

لئے ادنے ادنے باتون مین دیدہ دانستہ خود
ذلت اختیار کرلینی چاہئے اس امر کی کوشش ہرگز نہ
کرنی چاہئے کہ مقابلہ مین اپنے دوسرے بھائی کو ذلیل
کیا جاوے خدا کا نام ستار ہے غفار ہے تم کو ان
صفات سے موصوف ہونا چاہئے مدرسہ کی کتابون
مین ایک کہانی پڑھا کرتے تھے کہ ایک بادشاہ تھا
وہ قرآن لکھا کرتا تھا۔ حسب عادت وہ لکھ رہا تھا
کہ ایک ملان آیا اور اس کی لکھائی کو دیکھکر کہا کہ یہ لفظ
تم نے غلط لکھا ہے بادشاہ کو یقیناً معلوم تھا کہ وہ
لفظ درست ہے اور ملان غلطی کھا رہا ہے لیکن
صرف اس کا دل رکھنے کے لئے بادشاہ نے اسی
وقت اس لفظ کے گرد ایک حلقہ ڈال دیا کہ اسے
پھر درست کرلینگے۔ جب وہ ملان چلا گیا تو لوگون
نے وجہ پوچھی تو بادشاہ نے کہا اس ملان کی دلشکنی
نہ کرنے کے لئے مین نے اسطرح کیا تھا ورنہ اصل لفظ درست
ہے اب دیکھو اس نے بادشاہ ہوکر ایک غریب
ملان کا دل نہ دکھانا چاہا۔ اپنے بھائی پر فتح
پانے کا خیال رعونت کی ایک جڑ ہے اور بڑی
بھاری مرض ہے کہ اپنے ایک بھائی کے عیب
کے مشتہر کرنے کی ترغیب دلاتی ہے ایسے امور
سے نفس خراب ہوتا ہے ان سے بچنا ایک جزو ایمانداری
کی ہے تقوی والا آدمی آہستہ آہستہ فرشتون مین
داخل ہوجاتا ہے اور اس مین سرکشی بالکل نہین
رہتی تقوے کے ساتھ خدا کے وعدے فضل اور
بڑی برکات کے مشروط ہین تقوی والا دنیا کی
سب بلاؤن سے بچایا جاتا ہے تقوی والے کا
خدا پردہ پوش ہوتا ہے۔

یاد رکھو بیعت کا زبانی اقرار کچھ شے نہین ہے اللہ
تعالے تزکیہ نفس چاہتا ہے جو رعونت۔ تکبر۔ ریاکاری
عجب الغضبی سے پاک رہنا اگر وہی اس مین رہی تو بتلاؤ
کہ بیعت سے کیا حاصل کیا۔ اس لئے اپنے نفسون
مین تبدیلی کرو اور اخلاق کا اعلی نمونہ حاصل کرو
اگر ایک گاؤن مین ایک ہی ہمارا مرید ہو لیکن اس
کے اخلاق عادات اچھے ہون تو خواہ کیسی ہی دشمنی
ہو رفتہ رفتہ سب خود بخود اس کے تابع ہوجاوین
گے اور بجائے حقارت کے اس کی عظمت کرنے لگ جاوین
گے چھوٹی چھوٹی باتون مین طول دینا اور بھائیون کو
رنج پہنچانا بہت بری بات ہے۔ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم متمم اخلاق کے ہوئے ہین اور اب
اس وقت اللہ تعالے آپ کے اخلاق کریمانہ کا آخری
نمونہ دکھلانا چاہتا ہے اس لئے چاہئے کہ اخلاق مین
خاص تبدیلی پیدا کرو کسیکو حقیر اور کسی پر بدظنی کرنے
والا خود اسی بات مین مبتلا ہوجاتا ہے جس سے دوسرے
کو حقیر جانتا تھا پس جو لوگ اپنے بھائیون کو
عیب لگاتے اور خود بری ہوتے ہین وہ بہت
برے ہین ؎

بردباری اختیار کرو۔ بیویون سے عمدہ معاشرہ
کرو۔ ہمسائیون سے نیک سلوک کرو ان باتون
سے خدا راضی ہوتا ہے۔ فقط

خدا تعالی اس مضمون کے پڑھنے والون
کو اور نیز مجھ کو اس پر عملدرآمد کی توفیق عطا
کرے آمین

۲۱ فروری ۱۹۰۴ء بوقت ظہر

منکرین سے مقابلہ کے وقت ابتلا کا ہونا بھی ضروری ہے

مقدمات کے تذکرہ پر حضور اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے
فرمایا کہ انبیاء و رسل کے سوانح پر نظر ڈالنے سے معلوم
ہوتا ہے کہ درمیان مین ہمیشہ مکروہات آجایا کرتے ہین
طرح طرح کی ناکامیان پیش آتی ہین وزلزلوا زلزالا
شدیدا سے معلوم ہوتا ہے کہ حد درجہ کی ناکامی
کی صورتین پیدا ہوجاتی ہین لیکن یہ شکست اور
ہزیمت نہین ہوا کرتی۔ ابتلا مین مامور کا صبر و استقلال
اور جماعت کی استقامت اللہ تعالے دیکھتا ہے
وہ خود فرماتا ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی
لفظ کتب سنت اللہ پر دلالت کرتا ہے یعنی یہ خدا کی عادۃ
ہے کہ وہ اپنے رسولون کو ضرور ہی غلبہ دیا کرتا ہے درمیانی
دشواریان کچھ شے نہین ہوتین اگرچہ وہ ضاقت
علیہم الارض کا مصداق ہی کیون نہ ہون۔

پنجاب مین جو خدمت گورنمنٹ کی ہم سے ہوئی ہے
اس کی کوئی نظیر نہین ہے جسمانی طور پر بھی دیکھ لو کہ
مایوسی کی حالتین ہمارے خاندان نے وقت پر امداد کی اور
خود گورنمنٹ نے ایک مدۃ دراز سے قبول کیا ہوا ہے کہ ہمارا
خاندان اول درجہ پر سرکار دولتمدار انگریزی کا خیرخواہ
ہے ۱۸۵۷ء مین جبکہ کل رعیت سرکار انگریزی سے منحرف تھی اس وقت
میرے والد غلام مرتضی صاحب نے بڑی خیرخواہی اور ہمدردی
سے سرکار کی مدد کی پھر اب روحانی طور پر بھی ہم سے کوئی
دقیقہ خیرخواہی اور ہمدردی کا فروگذاشت نہین ہوا لاکھہا
روپیہ صرف کرکے ہم نے جہاد کی خیالات کو لوگون کی دلون
سے محو کرنیکی کوشش کی ہے اور نہ صرف ہندوستان مین
بلکہ غیر ممالک مین بھی ہماری اس کوشش کے نمونہ موجود
ہین۔ حتی کہ اسی لئے ہم کافر ٹھہرائے گئے کیا یہ تھوڑی
سی بات ہے اگر انصاف اور غور ہو تو ہمارے سلسلہ پر کسی
قسم کی بدظنی کرنا سچائی کا خون کرنا ہے ہماری اس
خدمت کا سلسلہ چالیس پچاس برس سے برابر جاری
ہے اور کبھی کسی قسم کا قصور مطلق نہین ہوا غور کرنیکی
اور شے ہے مگر واقعات سے جو امر ثابت ہے
وہ جھوٹا نہین ہو سکتا وہ حق ہے۔

بوقت شب

محمد ابراہیم خالصاحب کراچی سے تشریف لائے ہوئے
تھے آپنے حضرۃ اقدس سے نیاز حاصل کیا اور دوران گفتگو مین
حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک جامع تقریر فرمائی جو کہ ذیل
مین درج کی جاتی ہے چونکہ خاکسار ایڈیٹر چند منٹ دیر سے پہونچا
تھا اس لئے جہان سے سلسلہ تقریر کا قلمبند ہو سکا وہین سے شروع
ہے روانی کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اس دجالی زمانہ کے
فتن کا تذکرہ فرما رہے تھے۔ (ایڈیٹر)

غلط اعتقادون کو جگہ دی گئی ہے۔ عیسائیون کو دیکھو کہ
پہلے کیسے چپ چاپ تھے اگرچہ اپنے مذہب کی اشاعت
کرتے تھے مگر مذہبی زہر پھیلانے مین جو حالت ان کی
اب ہے وہ نہ تھی اور آج سے ایک صد سال پہلے تلاش کرو تو
ایک سے کتب بھی ان کی ایسی نہ ملین گی جو تردید اسلام
مین یہان شائع ہوئی ہون لیکن اس وقت اگر ایسی
کتابون کو جمع کیا جاوے تو ان کا ایک پہاڑ بنتا ہے
اور بعض دفعہ ایک ہی بار لاکھ لاکھ کتب چھاپکر ان
لوگون نے مفت شائع کی ہین۔ ایک عاجز انسان کو
تو خدا بنایا ہے اور ایک ایسے نبی اور برگزیدہ رسول
(صلے اللہ علیہ وسلم) کو گالیان دیتے ہین جو اس وقت
مبعوث ہوا جب کہ دنیا نجاست اور فسق و فجور سے
بھری ہوئی تھی اس نے آکر اپنے پاک اور روحانی
تاثیرات سے نجاست کو [illegible] ایک [illegible]
اور نئی زندگی دنیا کو بخشی ذرا دیکھو اور غور کرو کہ اس
سے پیشتر ایک لاکھ کئی ہزار پیغمبر دنیا مین گزرے
ہین لیکن اس قدر گالیان ان کو نہین دیجاتین
اور صرف آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کو نشانہ
بنایا جاتا ہے۔ نصاری کے اعتقاد کا تو یہ حال ہے اب عملی
حالت کی طرف نظر کرو کہ کنجریون سے بدتر ہین عفت وغیرہ کا
نام و نشان نہین شراب پانی کی طرح پی جاتی ہے
کھلی زناکاری کتون اور کتیون کی طرح ہو رہی ہے اگر کفارہ
کے اثر کا پورا نقشہ دیکھنا ہو تو یورپ کے ملکون کی سیر کیجاوے
اور دیکھا جاوے .... کہ کفارہ کی کیا کیا برکات

کا نیا جتھا اور انکی ذلالۃ بنانیکی کوشش اگر روس کرے تو جرمنی اس معاملہ مین اسے پوری مدد دینے کو طیار ہے اور دار السلطنت روس مین اسپر علانیہ گفتگو ہو رہی ہے اور روسی بدل اس کے خواہان ہین

دارالامان کی خبریں

مقدمات ۲۲ تاریخ کو چیف کورٹ میں پیشی تھی ہماری طرف سے مسٹر آر ٹیل بیرسٹر نے وجوہات انتقال عدالت میں پیش کئے لیکن چیف کورٹ نے ان کو ناکافی جان کر درخواست کو نامنظور کیا ؛

۲۳ تاریخ کو مقدمہ شیخ یعقوب علی صاحب بنام کرم الدین و فقیر محمد ایڈیٹر سراج الاخبار جہلم پیش ہوا۔ فریقین کے وکلا کی بحث ہوئی اور ۲۷ تاریخ فروری مقرر کی گئی ؛

۲۴ فروری ۱۹۰۴ء کو مقدمہ مولوی کرمدین بنام حضرۃ اقدس ع و حکیم فضلدین صاحب پیش ہوا حضرۃ اقدس ع بوجہ علالت طبع بر سرٹیفکٹ سول سرجن ضلع گورداسپور تشریف نہ لے گئے خواجہ کمال الدین صاحب نے حکیم فضلدین صاحب کی جانب سے تقریر کا ایک حصہ آج ختم کیا۔ حضرت اقدس ع کی طرف سے مسٹر گارمن بیرسٹرایٹ لا۔ لاہور سے آئے تھے ان کی تقریر اور نیز خواجہ صاحب کی تقریر کے لئے کل کا دن مقرر ہوا۔

حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کا تحریری بیان شامل ہونے کے لئے پیش عدالت ہوا۔ فریق ثانی نے عذر کیا آخر بیرسٹر صاحب کی تقریر پر عدالت نے اُسے زیر غور رکھا ہے۔ ۲۵ فروری کو اول مقدمہ شیخ یعقوب علی صاحب تراب بنام مولوی کرم الدین وایڈیٹر سراج الاخبار پیش ہوا مولوی کرم الدین نے کہا کہ اس سے پیشتر جو تقریر ہوئی ہے وہ ایڈیٹر سراج الاخبار کی طرف سے تھی اپنی وکالت میں خود کرتا ہوں۔ بحث کے بعد عدالت نے اجازت دی۔ تقریر ہوئی اور خواجہ کمال الدین صاحب نے استغاثہ کی طرف سے اس کا جواب دیا اور اسی میں ہم لگ گئے۔ عدالت نے تجویز کیا کہ ۲۹ تاریخ کو دوسرا مقدمہ رکھا جاوے۔ مگر ۲۹ کو عید ہونے کی وجہ سے ۲۹ تاریخ تجویز ہوئی...... کہ بیرسٹر صاحب نے اُٹھکر اپنی علالت طبع اور نیز ایک عمل جراحی کی ضرورت کو پیش کیا آخر کار ۸ مارچ کل مقدمات کے لئے قرار پائی ؛ ص

آریہ اخبار اور جلسہ

قادیان کی آریہ سماج کا ارادہ ہے کہ ایک ہفتہ وار سماچک پرچہ ہفتہ وار قادیان سے جاری کیا جاوے اس کا نوٹس یکم مارچ کو ہوددار کے گرو کل جلسہ میں کثرت سے تقسیم ہوگا یکم اپریل کو قادیان آریہ سماج کا سالانہ جلسہ قادیان میں ہوگا اور غالباً یکم مئی سے اس پرچہ کا اجرا ہوگا قادیانی احمدی اخباروں کو اس کے اجرا سے بہت خوشی ہے امید ہے احمدی اخبارات کے ذریعہ سے اس پرچہ کا وجود ناظرین کی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا

عید الضحیٰ اور رویت چاند

قادیان میں مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۰۴ء کو عید ہوئی رویت چاند کی نسبت اختلاف تہا۔ کثیر گروہ اس طرف تہا کہ چاند ۱۹ فروری کو روز جمعہ دیکھا گیا اور صرف معدودے چند اشخاص کی گواہی تھی کہ ہم نے جمعرات کو ۱۸ فروری کو دیکھا ہے آخر اعلیحضرت امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام نے دو شہادتین رویت چاند کی لیکر حکم صادر فرمایا کہ عید بروز شنبہ ہوگی۔ لاہور۔ امرتسر۔ وغیرہ بلاد اور نیز قادیان کے لواح میں یہ خبر جلد پہونچا دینی چاہیے تاکہ جو لوگ شمولیت پسند کرتے ہیں وہ شامل ہو سکیں اور وہ نہ ہو کہ ہم یہاں ہفتہ کو عید کرلیں اور وہ اتوار کو آکر دونوں طرف سے محروم رہیں ؛

رویت پر یقین کے متعلق آپ نے فرمایا کہ مثبت کا اعتبار نفی کرنے والے سے زیادہ ہوتا ہے کیونکہ وہ تو ایک علم پر بات کرتا ہے اختلاف امتی رحمتہ کے یہ معنے بھی ہیں کہ اس سے کسی کو فائدہ پہونچ رہتا ہے۔ اسلام کے کیسے صاف اور سیدھے اصول ہیں کہ جنتریوں وغیرہ پر مدار بالکل نہیں رکھا بلکہ رویت پر رکھا ہے ؛

احمدی شعرا کی خدمت میں ضروری التماس

البدر میں مندرجہ تقریروں سے معلوم ہوا ہوگا کہ صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید رض کی استقامت اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام بار بار بطور نمونہ جماعت کے لئے پیش کرتے ہیں اور واقعی ہیں یہ واقعہ ایک بڑی تاریخی یادگار دنیا کی ہے اور اس قابل ہے کہ بچے بچے کی زبان پر اس کا تذکرہ ہو اس خیال سے ...... میں اپنے احمدی برادروں سے جو کہ شعر گوئی کے فن میں بزبان فارسی یا اردو یا پنجابی مہارت رکھتے ہیں ملتمس ہوں کہ ان میں سے ہر ایک صاحب اپنی اپنی جگہ ان واقعات شہادت کو منظوم فرماویں اور اپنی اپنی نظم دفتر البدر میں قادیان ارسال کر دیویں یہاں پر ہر ایک زبان کی نظم کا انتخاب کر کے جو نسی نظم علیحدہ علیحدہ زبان میں اپنی جگہ اکمل اور شستہ ہوگی اُسے کتاب کی شکل میں چھاپا جاوے گا اور امید ہے کہ مقبول النظم کے مصنف کی کچھ مالی خدمت بھی کی جاوے گی ؛

(محمد افضل)

افغانستان سے وحشتناک خبر

تا دل مرد خدا نامد بدرد
ہیچ قومی را خدا رسوا نکرد

کابل میں جس خانہ جنگی کے آثار معتبر ذرائع اور نیز اخبارات سے نظر آرہے ہیں وہ موجودہ صورت سلطنت کے لئے بہت خطرناک معلوم ہوتے ہیں اور ان کی بنیاد اسطرح سے پڑی ہے کہ امیر عبد الرحمٰن خان مرحوم والئے کابل کی ایک چاہتی بیوی جو کہ رئیس زادی بھی ہے بنام بی بی حلیمہ کسی خاندانی نزاع کی وجہ سے معہ اپنے بیٹے عمرا جان کے نظر بند کی گئی ہے۔ امیر حبیب اللہ خان نے پہلا کام یہ کیا کہ سردار عمرا جان کی باڈی گارڈ کو اس سے علیحدہ کر کے ہر ایک کو اس کی رجمنٹ میں بھیجدیا ہے پھر اس کے بعد عمرا جان کو کابل کی گورنری سے شفاسی محمد سرور خان کے ذریعہ جو امیر کا خسر اور اس کے نہایت جان نثاروں میں سے ہے الگ کیا گیا۔ ان کار روائیوں نے کابل کی سرزمین میں ایک جوش پیدا کر دیا ہے اور اس جوش کے بڑھنے کے اور بھی اسباب پیدا ہو گئے ہیں کیونکہ بی بی حلیمہ نے اس رقم کے لینے سے انکار کر دیا ہے جو اس کے خانگی اخراجات کے لئے مقرر تھی اور ایک اور واقعہ بھی ایسا ہوا ہے جس سے امیر حبیب اللہ خان کا غصہ بھڑک اٹھا ہے اور معاملات زیادہ پیچیدہ ہو گئے ہیں وہ یہ ہے کہ عمرا جان نے داروغہ اسپان کو حکم دیا کہ اس کے والد امیر مرحوم کا سب سے عزیز گھوڑا لائے داروغہ نے اس حکم کی تعمیل نہ کی اس پر اسے بلا کر جواب طلب کیا گیا ــــ اور ملازموں نے اسقدر مارا کہ وہ مر گیا اس پر امیر نے عمرا جان اور اس کی والدہ بی بی حلیمہ کو اپنے اپنے مکانات میں نظر بند رہنے کا حکم دیا...... ہے اور اب وہ عملی طور پر شاہی قیدی ہیں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ امیر نے دو بڑے ملاؤں کو کہا ہے کہ ان معاملات کا فیصلہ کریں اور اپنی خواہش ظاہر کی...... ہے کہ کسیطرح صلح ہو جاوے مگر جہاں تک ہمارا خیال ہے۔ اس جھگڑے کا رفع ہونا اب مشکل نظر آتا ہے ممکن اور قرین قیاس ہے کہ شہزادہ عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم کا خون اپنے انتقام کے لئے جوش میں آرہا ہو ؛

درس قرآن سے نکات

الحمدللہ کہ جیسے ان دنون مین موسم بہار آرہا ہی اور برودت کا دور ختم ہو رہا ہی۔ ایسے ہی خدا تعالیٰ کی فضل کی ہوا قادیان کے رہنے والون کے قلب اور روح پر بہار کا رنگ چڑھانے کے لئے اسطرح آمادہ ہوئی ہی کہ درس قرآن جوکہ ایک عرصہ سے بوجہ علالت طبع حضرۃ حکیم الامت مولوی نورالدین صاحب التوا مین آگیا تھا اب پھر شروع ہو گیا ہے جس قسم کے علوم اور وعظ و پند کی تعلیم اس درس سے ہمین حاصل ہوتی ہی خدا تعالےٰ اپنے فضل سے اس پر عملدرآمد کی توفیق عطا کرے۔

جب سے درس قرآن کا سلسلہ بند ہوا تھا اکثر احباب کے خط تقاضائے سے بھرے ہوئے آتے تھے کہ درس قرآن ضرور درج ہوا کرے سو اب اگر خدا تعالےٰ نے اس عاجز کی دستگیری کی تو وہ تمام شکایات رفع ہو جاوینگی لیکن ایک درخواست میری ناظرین سے ضرور ہے کہ جس چشمہ فیض یعنی حکیم نورالدین صاحب سے ان کے معرفت کے پیاسے دل سیراب ہوتے ہین چاہیئے کہ اس کے جاری رکھنے کے لئے ان کی صحت اور ترقی درجات و انعامات الٰہی کے لئے ضرور دعا کرین کیونکہ دیکھا گیا ہے کہ آپ کی طبیعت اب بھی گاہے گاہے علیل ہو جاتی ہے۔

سردست درس قرآن کے نکات سے اس کا اغاز کیا جاتا ہے اور اس مین یہ امر انشاءاللہ ملحوظ رہیگا کہ جو جو باتین تفسیر یا معانی کے متعلق اس سے پیشتر البدر مین زیر عنوان درس قرآن درج ہو چکے ہین یا شیخ یعقوب علیصاحب کی مرتبہ تفسیر مین آچکی ہین وہ دوبارہ درج نہ ہون اور درس قرآن پھر ابتدا یعنی سورہ فاتحہ سے شروع ہوا ہے خدا تعالیٰ ہمارے مخدوم حکیم صاحب کو تندرستی عطا فرماوے اور اس کے انعامات اور برکات آپ پر زیادہ ہون۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سورہ فاتحہ

جس حال مین یہ سورہ شریف ایسی ضروری ہے کہ ۲۴ گھنٹون مین معہ نوافل کے ۶۰ بار یا اس سے زیادہ ۸۰ بار پڑھی جاتی ہے تو ہر ایک مومن کے لئے بہت ضروری ہے کہ اس کے معنے غور سے سمجھے جاوین۔ ایک راستباز محب قرآن لکھتا ہی کہ مین نے اپنی عمر بھر مین جتنی بار سورہ فاتحہ پڑھی ہی ہر بار مجھ پر اس کے نئے معانی کھلتے رہین۔ اب سوچ لو کہ جب ایکدن رات مین ۸۰ بار پڑھی جاوے تو عمر بھر مین اس نے کتنی دفعہ پڑھی ہو گی اور کس قدر معانی اس پر کھلین ہون گے پس اس پر غور اور توجہ کی بڑی ضرورۃ ہے

اسماء الٰہی پر نادان اعتراض کرتے ہین

اگر کوئی شخص اسلام مین کوئی ایسا اسم الٰہی بتلاوے جس سے ذات باری کی بےادبی یا اس مین کمی یعنی نقص پایا جاوے تو وہ جھوٹا ہے اسلام مین کوئی نام ذاتی یا صفاتی اللہ تعالیٰ کا ایسا نہین ہی الحمدللہ پر مین نے بہت غور کی ہی اور کل مذاہب کا مقابلہ کر کے دیکھا ہے کہ کیا اس طرح کی صفت کسی دوسرے مذہب نے بھی خدا تعالیٰ کی کی ہی لیکن اس مین کوئی دوسرا مذہب **اسلام** سے نہین ملتا۔ اور خود اہل اسلام مین سوائے سنیون (فرقہ اہل سنت والجماعۃ) کے اور کوئی دوسرا فرقہ اس حقیقت کو پا نہین سکتا عیسائیون سے جب کبھی گفتگو کا موقعہ ہوا ہے اور تثلیث کی نسبت اُن سے پوچھا گیا تو آخر ہار کر یہ جواب دیتے ہین کہ دلیل کوئی نہین اُس وقت الحمدللہ میرے دل اور زبان سے نکلتا ہے کہ ہماری پاک مذہب اسلام کا کوئی مسئلہ کسی قسم کا ایسا نہین ہی کہ جس کے لئے ظاہر دلیل نہ ہو اور جو حق اور حکمت سے بھرا ہوا نہ ہو۔ ایسا ہی ایک بت پرست سے سوال کر و وہ بھی اس بات کا جواب دینے سے عاجز ہے کہ جس کے آگے تم فریاد کرتے ہو اور دعا کرتے ہو کیا وہ شنوا اور بینا اور قادر ہے اس وقت بھی الحمدللہ نکلتا ہے کہ جس خدا کی ہم پرستش کرتے ہین وہ کیسا قادر علیم اور حکیم ہے۔ ایک زانی بدکار کو بھی دیکھکر الحمدللہ یاد آتا ہے کہ اس مولا کریم نے کیسے کیسے پاکیزہ احکام ہمین دئے ہین کہ جنپر عملدرآمد کرنے سے ہم گندے اور خبیث امراض آتشک سوزاک وغیرہ وغیرہ سے محفوظ رہتے ہین

مذاہب باطلہ کا سہ حرفی رد

قرآن شریف کا خاصہ ہے کہ ہر ایک باطل مذہب کا رد سہ حرفی لفظ سے کرتا ہے۔ ایک دفعہ ایک شیعہ کی اور میری بحث ہوئی مین نے کہا سورہ اذا جاء نصر اللہ تو آپ کے نزدیک محرف و مبدل نہین ہے اس نے کہا نہین تب اُسے کہا گیا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا کہ تو نے کتنے افواج لوگون کو اللہ تعالےٰ کے دین مین داخل ہوتے دیکھ لیا۔ پس جس حالت مین آپ کے نزدیک سوائے ۳ اشخاص کے اور کوئی بھی مومن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نتھا تو اسلام مین فوج در فوج کیسے داخل ہو گئے کیا وہ فوجین مسلمانون کی تھین یا منافقون کی اور اسطرح سے پھر یہہ خدا کا کلام خلاف واقعہ اور جھوٹا ٹھہرتا ہے اس کا اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ فوج ایک ایسا لفظ ہے جس مین صرف تین حرف ہین پھر یہ قصہ ایکدفعہ مینے حضرۃ صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی خدمت مین بیان کیا آپ نے فرمایا کہ ایکدفعہ میری بھی اپنے شیعہ استاد سے بحث ہوئی مین نے اللہ تعالےٰ کی طرف توجہ کی تو مجھے سورہ فاتحہ مین سے الحمدللہ بتلایا گیا اس کی تفہیم یہ تھی کہ آنحضرت صلعم کے زمانہ رسالت ۲۳ سال مین جسقدر لوگ ایمان لائے وہ سوائے تین کے اہل شیعہ کے اعتقاد کے بموجب تو منافق تھے تو اسطرح گویا رسول صلعم کے گھر مین۔ اندر۔ باہر۔ مجلس۔ مسجد۔ بازار وغیرہ مین ہر جگہ آپکے گرد منافقین کا گروہ ہوا۔ مقتدی بھی سب کے سب فاسق منافق ہوئے پس ایسی صورت مین الحمدللہ کہنے کا موقعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کب حاصل ہوا۔ پھر کیا آپ اسی بات پر خدا تعالےٰ کی حمد کیا کرتے تھے کہ میرے ارد گرد اندر باہر نماز وغیرہ مین ہر جگہ بہت سے منافق اور فاسق ہین اور میری کوششون کا یہی نتیجہ ہے ایسی صورت مین تو چاہیئے تھا کہ قرآن شریف کی ابتدا **لاحول** سے ہوتی نہ کہ **حمد** سے۔ حمد مین بھی تین ہی حرف ہین۔

عالم۔ وہ شے جس کے ذریعے سے صانع کو شناخت کر سکین۔

مالک۔ اس کے معنے عدالت کرنیوالے کے لوگ کیا کرتے ہین یہ بات غلط ہے۔ کیونکہ اگر خدا مدعی ہے اور مخلوق مدعا علیہ ہے تو عادل ایک تیسرا وجود چاہیئے اس لئے مالک کے معنے یہان مملوک کی تربیت کرنیوالے کے ہین۔ اگر وہ سزا دیتا ہے تو وہ پوشیدہ نہین ہے اور نہ اس کی وجہ پوشیدہ اور اگر انعام کرتا ہے تو وہ اور اس کے وجوہ بھی مخفی نہین ہوتے غرض اس کی جزا و سزا مالکانہ حیثیت سے ہوتی ہے

الدین۔ جزا و سزا یہ ہر وقت دنیا مین جاری ہے نیک اپنی نیکی کا انعام اور بد اپنی بدی کی سزا برابر پا رہا ہے اور اسکا ثمرہ قیامت مین مرتب ہوگا۔

مکہ کی طرف منہ کرنے کی وجہ

ایک شخص نے اعتراض کیا کہ مکہ کی طرف منہ کس لئے کیا جاتا ہے۔ مین نے جواب دیا کہ اس کی وجہ ایاک نعبد و ایاک نستعین مین بتلائی ہی کہ یہ حکم ...

جلد باز دشمن کی جھوٹی خوشی اور مقدمات

احمدی سلسلہ کے مقدمات نے پبلک کی توجہ کو اپنی طرف بڑی دلچسپی سے کھینچا ہوا ہے۔ اور ہر ایک شخص جو ان مقدمات یا اُنکے حالات سے ایک وافر حصہ لے رہا ہے وہ یا تو ایک بڑی سعادت اور یا بڑی شقاوت سے حصہ لینے کیلئے طیار ہو رہا ہے۔۔۔ اس وقت عام طور پر پبلک میں دو فریق ہو گئے ہیں۔ ایک تو وہ جس نے خدائے تعالےٰ کی قدرتوں کو ایک بہت ہی تنگ اور محدود دائرے میں محیط شدہ سمجھ رکھا ہے۔ اور سنن الٰہی سے ناواقف اور ایک عارضی اور جھوٹی خوشی کا دلدادہ ہونے اور سنت اللہ کی باریک در باریک مصالحہ اور حکمتوں سے بے بہرہ ہونے کی وجہ سے جلد تر بدبختی کا نشانہ ہونے والا ہے۔ اور جس فریق کے زیر نظر منہاج نبوۃ اور خدا تعالےٰ کے وہ سنن اور قوانین ہیں۔ جو کہ وہ ماموروں اور برگزیدوں سے برتتا رہا ہے اور کہ کس کس طرح کے انعامات اور تنبیہوں سے وہ اپنی مقدس جماعت کی ترتیب کرتا رہا ہے۔ وہ فریق عنقریب سعادت سے بہرہ مند ہونیوالا ہے

اس وقت جو مقدمات کہ عدالتوں میں ہو رہے ہیں۔ در اصل اُن تمام جنگوں کی مثال ہیں۔ جو کہ زمانہ نبوی میں ہوئے۔ فرق صرف اتنا ہی ہے۔ کہ وہاں مقابلہ تلوار سے ہوتا تھا۔ اس لیے کہ دشمن بھی تلوار سے خدا تعالےٰ کے سلسلہ کو مسمار کرنیکے در پے تھا۔ اور اب اس وقت تلوار کی بجائے قلم کام کر رہا ہے۔ اور اسلام پر پہلا حملہ دشمن نے قلم ہی کے ذریعہ سے کیا ہے اور اس کا جواب قلم ہی سے دیا جا رہا ہے پس ایسی صورت میں جبکہ خدا تعالےٰ کا ارادہ ہے۔ کہ اس جمالی رنگ میں اپنی جماعت کو بھی۔ تمام نقشہ زمانہ نبوی کا قائم کرکے دکھا دیوے۔ اور جیسے جیسے نصرتیں اور تائیدیں اس نے اپنی پاک جماعت کی اس وقت کی تھیں۔ اور بعض اوقات محض جماعت کی ....

.... تربیت۔ ترقی مدارج اور اپنی قدرت نمائی کی اعلیٰ شان کے اظہار کیلئے مصلحتاً اس امر کو جائز رکھا تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ جو جماعت مومنین تھی۔ وہ باوجود کامیابی اور دشمن پر غلبہ پانیکے دوران مقدمہ میں کچھ صدمات ناکامیابیوں کے بھی دیکھ کر صبر اور استقلال کے امتحان میں پاس ہو۔ ویسی ہی وہ مولا کریم اب بھی چاہتا ہے۔ کہ وہی مواقعہ ہماری اخلاقی تبدیلیوں تضرع ابتہال سے خدا کی نصرۃ اور تائید کو خصوصیت سے آسمان سے کھینچ کر زمین پر لانے کا ہمیں دیوے۔ یہ خدا تعالےٰ کا بڑا فضل ہوتا ہے۔ کہ جب چند ایک کامیابیوں کے بعد کچھ باریک تغیر کسی جماعت کی اخلاقی حالت میں پیدا ہو کر اسکے ایک کثیر حصہ اعمال صالحہ کو حبط کرنیکا باعث ہو۔ تو معاً انسانی تدابیر میں ایک ناکامی کے مہیب اور خطرناک صورت پیدا کرکے خدا تعالےٰ اپنے بندوں پر اُن کا عجز ظاہر کر دیتا ہے۔ اور بجائے اس کے کہ وہ خفیف سے مہلک زہر خون میں سرایت کرکے جان کو تباہ کرنے والی ہو۔ ناکامی کی آگ میں کشتہ اور اکسیر ہو کر تریاقی اثر اپنے اندر پیدا کرتی ہے۔ اور ایک نئی قوت اور طاقت سے اوس جماعت کو قرب الٰہی کی مدارج میں ترقی کرنیکا موقعہ دیتی ہے۔ غرضیکہ مومنوں کو جو صورتیں ناکامی اور نامرادی کی بظاہر پیش آتی ہیں۔ وہ بھی ایک رنگ میں خدا کا فضل و کرم ہوتا ہے۔ سعید وہ انسان ہے۔ جسے یہ سمجھ دیجاوے۔ کیونکہ یہی ناکامیاں جہاں ایک مومن کی ترتیب کا باعث ہوتی ہیں۔ وہاں اسباب اور مادی پرست فریق اس سے ٹھوکر کھا کر کفران نعمت میں ترقی کرتا ہے اور آہستہ آہستہ رو بدنیا ہو کر خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق ہوتا ہے

---

۱۳ جنوری سنہ ۰۴ء سے مقدمات نے ایک خاص صورت بدلی ہے۔ اور مصالحہ ایزدی نے چاہا کہ متواتر پے در پے جماعت احمدیہ کو کامیابی کی خوشی ہوتی ہے۔ وہاں تھوڑا سا اُن کو غم بھی پہنچایا جاوے۔ تاکہ یہ جماعت آخرین منہم لما یلحقوا بہم کی پوری مصداق ہو جاوے۔ اور جیسے صحابہ کرام رضی اللہ کو اُس نے اپنے صفات کا علم عملی طور پر دیا تھا۔ اب بھی اس جماعت کو عملی طور پر اُن علوم سے بہرہ ور کرے۔ متواتر ناکامی کی صورتیں جو کہ ہماری طرف منسوب کیجاتی ہیں۔ وہ یہ ہیں

۱۔ مولوی کرم الدین کا بری ہونا۔ لیکن جیسے کہ ہم اس سے پہلے ایک نمبر میں ثابت کر چکے ہیں جس طریق سے یہ بریت ہوئی ہے۔ وہ ہمارے لیئے ایک بڑی بھاری کامیابی کی تخم ریزی ہے اس لیئے ہمارے نزدیک یہ کوئی صورت ناکامی کی نہیں ہے

۲۔ ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع گورداسپور کا انتقال کی درخواست کو نامنظور کرنا

۳۔ چیف کورٹ میں بھی انتقال کی درخواست کا قبول نہ کیا جانا۔ مؤخر الذکر ہر دو صورتیں اگرچہ ہماری آرزوؤں کے برخلاف ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کے ان میں کیا باریک مصالحہ ہیں۔ جو کہ انجام کار ظاہر ہونگے۔ اُن کو ہم اس وقت بیان نہیں کر سکتے۔ بلکہ عسیٰ ان تکرہوا شیئاً وھو خیر لکم اور عسیٰ ان تحبوا شیئاً وھو شر لکم کے مصداق اُن کو بھی فضل الٰہی جانکر اپنے مولیٰ کی رضا پر رضامندی کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ تین مذکورہ بالا صورتیں مقدمات کی ہیں۔ جن کو ہماری ناکامی پر حمل کیا جاتا ہے۔ اور بیان کیا جاتا ہے۔ کہ پیشگوئیاں متعلقہ مقدمات غلط نکلیں۔ پیشتر اس کے کہ ہم پیشگوئیوں کے غلط یا صحیح ہونے پر بحث کریں۔ ضرور ہے کہ اول اُن الفاظ پیشگوئی کو تو اچھی طرح دیکھ لیں۔ کہ وہ پیشگوئی کس امر کے متعلق تھی اور جس نے پیشگوئی کی ہے۔ اُس نے کن الفاظ میں کی ہے۔ الفاظ پیشگوئی کے یہ ہیں

انجام مقدمات کی نسبت پیشگوئی

رات کے وقت جو ۲۸ جون سنہ ۰۳ء کی بعد کی رات تھی۔ یعنی وہ رات جس کے بعد پیر کا دن تھا۔ اور ۲۹ جون سنہ ۰۳ء میرے خیال پر یہ کشش غالب ہو گئی۔ کہ یہ مقدمات جو کرم الدین کی طرف سے میرے پر ہیں۔ ان کا انجام کیا ہوگا سو اس غلبہ کشش کے وقت میری حالت وحی الٰہی کی طرف منتقل کی گئی اور خدا کا یہ کلام میرے پر نازل ہوا

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون۔ فیہ آیات للسائلین۔ اس کے معنے یہ مجھے سمجھائے گئے۔ کہ ان دونوں فریقوں میں سے خدا اس کے ساتھ ہوگا اور اس کو فتح اور نصرۃ نصیب کریگا۔ کہ جو پرہیزگار ہیں یعنی جھوٹ نہیں بولتے۔ ظلم نہیں کرتے۔ تہمت نہیں لگاتے۔ اور دغا اور فریب اور خیانت سے ناحق خدا کے بندوں کو نہیں ستاتے۔ اور ہر ایک بدی سے بچتے۔ اور راستبازی اور انصاف کو اختیار کرتے ہیں۔ اور خدا سے ڈر کر اس کے بندوں کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی اور نیکی کیساتھ پیش آتے۔ اور بنی نوع کے سچے خیر خواہ ہیں۔ انہیں درندگی اور ظلم اور بدی کا جوش نہیں بلکہ عام طور پر ہر ایک کے ساتھ وہ نیکی کرنے کے لیئے تیار ہیں۔ سو انجام یہ ہے۔ کہ ان کے حق میں فیصلہ ہوگا تب وہ لوگ جو پوچھا کرتے ہیں۔ جو ان دونوں گروہ میں سے حق پر کون ہے۔ ان کے لیئے یہ ایک نشان ہے

بلکہ کئی نشان ظاہر ہونگے - والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

۲۹ جون ۱۹۰۳ء

پیشگوئی کے الفاظ سے ظاہر ہے - کہ یہ صرف انجام مقدمات کی نسبت ہے - اور ہر ایک مقام اور ہر ایک قدم پر کامیابی کے لئے کوئی پیشگوئی حضرۃ امام الزمان علیہ السلام کی قلم اور زبان سے اشاعت میں نہیں آئی - اور جس قدر الہامات کہ آج تک اس پیشگوئی کے بعد شایع ہوتی رہی ہیں - ان میں سے کسی ایک کی نسبت بھی حضور علیہ الصلواۃ والسلام کی طرف سے ...... یہ امر اشاعت میں نہیں آیا - کہ فلان تاریخ یا فلان پیشی یا عدالت کی فلان کارروائی کے متعلق یہ امر اس طرح سے ہوگا ...... جس کو ہمارے منکرین ہمارے آگے پیش کر سکیں - اگرچہ ہم خود دیکھتے رہے ہیں - کہ اللہ تعالیٰ نے ایمانوں کی جلا اور زینت کے لئے بہت سے خوارق عادات امور اور اپنے مقتدرانہ تصرفات کے نمونہ دوران مقدمہ میں ظاہر کئے - مگر قدیم سنت اللہ کے موافق اگر ان سے مستفید ہو سکتے ہیں - تو صرف مومنین ہی ہو سکتے ہیں - نہ کہ منکرین - منکرین سے بحث کرنے اور ان کو نیچا دکھانے کے لئے اس وقت تک صرف وہی پیشگوئی ہے - جسے خدا کے مامور اور مرسل نے قبل از وقت خدا سے خبر پاکر شایع کر دیا -

اگر ان بدنام کنندہ نکو نامی چند مسلمان ایڈیٹرز اور رسالہ بازوں کو کچھ غیرۃ ہوتی - اور جس طرح سے بیحیا اور بے شرم ہو کر وہ آج دروغگو اور کذاب مولویوں کو اسلام کے ننگ و ناموس کا برقرار رکھنے والا قرار دے رہے ہیں - تو ان کو لازم تھا - کہ جس طرح سے حضور امام الزمان علیہ الصلواۃ والسلام نے انجام مقدمات کی نسبت پیشگوئی کی ہے - ویسی ہی کم از کم ان درمیانی کشمکشوں اور ہماری خواہشوں کے برخلاف پیش آنیوالی بعض امور کی نسبت ایک پیشگوئی کروا دیتے - اور دیکھتے کہ انجام کیا ہوتا ہے - ان کم بختوں کی عقل ماری گئی - کہ ہماری طرف سے جن امور کی نسبت کوئی پیشگوئی نہیں ان کے وقوع پر بغلیں بجاتے ہیں - اور جن امور کی نسبت پیشگوئی ہو - اور وہ پوری ہو جائے - تو اسے اسباب پر حمل کر کے خدا کے نشان کی بیقدری کرتے اور خسر الدنیا والآخرۃ ہوتے ہیں پیشتر اس کے کہ ان لوگوں سے اس امر کی نسبت کوئی گفتگو یا بحث کی جاوے یہ سوال ہونا ضروری ہے - کہ انجام مقدمات کی نسبت جو پیشگوئی ہے - اس کا وقوع تمہارے نزدیک ہمارے سلسلہ کی صداقت کا معیار ہے - کہ نہیں اگر اسے وہ صداقت کا معیار قرار دیویں اور پھر خلاف واقعہ امور اگر نعوذ باللہ پیش آ دیں - تو اس صورۃ میں ان کو سنن الٰہی اور منہاج نبوۃ کو مد نظر رکھکر کوئی موقعہ زبان کشائی کا مل سکتا ہے - لیکن جس حالت میں کہ مقدمات کے انجام پر کامیابی ان کے نزدیک ہمارے سلسلہ کی صدق کی دلیل نہیں ہے - تو ان کو اس امر کا کیا حق پہنچتا ہے - کہ وہ ناکامی کو کذب کا معیار قرار دیویں اور پھر اس صورت میں کہ ان درمیانی واقعات مقدمات کی نسبت کامیابی کی کوئی پیشگوئی بھی نہیں ہے - پس ہمارے احباب اور انصاف پسند - صاحب بصیرت ناظرین ان مذکورہ بالا وجوہات پر غور کر کے سمجھ سکتے ہیں - کہ معاندین اور منکرین سلسلہ عالیہ کی خوشیاں اور غل غپاڑا کہاں تک قابل وقعت اور قابل توجہ ہے

ہاں یہ امر ضروری ہے - کہ ان غل غپاڑا کرنیوالوں کا وجود بھی ضروری موجود ہو - کیونکہ اس سے الٰہی سلسلوں کی ہمیشہ تائید ہوتی رہتی ہے - اور ایک فعل الٰہی جو کہ ابتدا میں مخلوق کی نظروں میں مستور ہوتا ہے - انکی وجہ سے دن بدن علی الاعلان ہو کر لوگوں پر اتمام حجت اور تبلیغ کرتا رہتا ہے - مثلاً ہم دیکھتے ہیں - کہ ان مقدمات کی ابتدا میں جسقدر توجہ عوام الناس کی ہماری سلسلہ کیطرف لگی تھی - اب اس سے کہیں بڑھ چڑھ کر لگی ہوئی ہے - اگر اس سے پیشتر صرف بڑی بڑی اشتہارات اور بلاد کے سخت مذہبی مذاق کے لوگ ان مقدمات سے دلچسپی رکھتے تھے - تو اب کوئی محلہ یا بازار اور گاؤں یا دیہات ...... شاذ و نادر ہی ایسے ہونگے - جنکی نظر انجام پر ہو - کیونکہ اس امر میں اخباروں کے ذریعہ سے کثرۃ اور تواتر سے ان پر لے دی ہو رہی ہے اور یہ درمیانی بظاہر ناکامی کی صورتیں جو پیش آئی ہیں وہ خصوصیت سے لوگوں کو ہماری طرف توجہ دلا رہی ہیں معاند ایڈیٹروں اور رسالہ بازوں کی پنہانی بغض و عناد کا ثبوت پبلک کو دے رہی ہیں کیونکہ جن امور میں ہمیں کامیابی اور صریح کامیابی ہوتی ہے ...... انپر یہ لوگ اس واسطے سے نہیں لکھتے اور پبلک کو آگاہ کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کا فریق فلان فلان منزل مقدمہ میں کامیاب ہو گیا ہے اور ان کی فلان فلان ...... پیشگوئی پوری ہو کر انکی صداقت پر مہر لگا دی ہے لیکن جب کوئی ناکامی کی صورۃ پیش آوے تو یہ اس پر نامہ نگاری کے لئے ایسے گرتے ہیں جیسے ایک کتا اور گدھ مردار پر گرتا ہے ان کی ان حرکات سے اہل بصیرۃ ان کی اندرونی خباثت یعنی بغض اور عناد کھل جاتا ہے اور انہی وجوہات سے ہم ان کے وجود کو ایک حد تک اپنے لئے مفید بھی خیال کرتے ہیں

لیکن کیا اچھا ہو کہ یہ لوگ انصاف اور حق پسندی سے اپنی قومی اور ملکی خدمات کو بجا لاویں ؁

خوب سوچو اور غور کرو کہ ابتداء مقدمہ میں خدا تعالیٰ نے اپنی وحی کے ذریعے سے ہمیں بتلایا کہ ہم انجام پر کامیاب ہونگے اور اس ذریعہ سے خواہ کیسی ہی مشکل ہمیں دوران مقدمہ میں پیش آجاوے اور ہم بظاہر ناکامی کے انتہائی نکتہ تک کیوں نہ پہنچ جاویں لیکن خدا تعالیٰ کا کلام ہمارا پشت پناہ ہے اور ہر ایک تنگ وقت پر وہ الفاظ پیشگوئی کے ہماری نظروں کے سامنے آکر ہمیں مشکلات سے مقابلہ کے لئے ایک نئی قوۃ اور طاقت عطا کرتے ہیں اور قدم آگے بڑھانے کے لئے جرأت دلاتے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ہمارے مقابل پر کسی کے ہاتھ میں یہ تسلی دینے والا کلام ہے جو ہر ایک ناکامی میں اس کو نڈھال دل کو برقرار رکھے اور وہ اپنے ہوا خواہوں کو کامل یقین اور وثوق سے یہ امید دلاوے کہ میں ضرور کامیاب ہوں گا اور خدا کی نصرۃ اور تائید میرے ساتھ ہے کیا اس نے کوئی ایسی پیشگوئی کی ہے کہ انجام میں میری فتح ہے ..... انجام کو جانے دو کم از کم وہ اپنے دغا والے مقدمہ میں اپنی بریت کی پیشگوئی ہی قبل از وقت شایع کر دیتا اگر اس وقت نہ کر سکا تو ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر گورداسپور کی جب انتقال مقدمہ کی درخواست منظور نہ کی اس کی نسبت ہی پیشگوئی کر دیتا کہ نامنظور ہوگی اگر وہ موقعہ ہاتھ سے گیا تھا تو چیف کورٹ میں اس درخواست کے انجام ہی کی نسبت پیشگوئی کر دیتا کہ یہ ہوگا ...... اضطراب نے خود اس امر پر مہر لگا دی ہے کہ وہ تائیدات سماوی سے بے نصیب ہے جو خدا نے ہمیں بطفیل ہمارے امام پاک علیہ الصلوۃ والسلام کے عطا کی ہیں اور انجام مقدمات کی نسبت خدا تعالیٰ کا وعدہ جو اس نے اپنی وحی سے ہمیں دیا ہے وہ ایک ایسا کاری حربہ ہے کہ جیسے ہم ہر میدان میں لیکر نکل سکتے ہیں اور ہمارا مد مقابل فریق اس سے بے نصیب - اور مجردہ سوچکر دیکھلو کہ یہ تینوں مذکورہ صورتیں مقدمات کی جو پیش آئیں وہ کہاں تک ہمیں اکھیڑ سکتی ہیں اور کون سے ایسے وجوہات فریق مقابل کے پاس ہیں جس سے وہ حقیقی خوشی منا اور اپنے آپکو کامیاب کہہ سکتا ہے ؁

نور الدین

بجواب ترک اسلام شایع ہو گیا ہے ضخامت ۳۰۰ صفحہ کی ہے قیمت صرف ۸ ر ہے - حکیم فضل دین و مفتی فضل الرحمٰن صاحبان سے دستیاب ہوں گی ؁

جناب مولانا حکیم الامتہ مولوی نور الدین صاحب بھیروی اعلی اللہ مقامہ کی کتاب المسمی نور الدین بجواب ترک اسلام پر مولانا مولوی عبید اللہ صاحب بسمل احمدی امرتسری

حال وارد قادیان کی فارسی نظم

خرد دادہ زان بندہ را کبریا — کہ تا سازد از نیک بد را جدا
کند میل از دل سوے راستی — بتابد رخ خویش از کاستی
منور کند جان خود از یقین — شود رستہ از بند دیو لعین
اگر خود نمیدارد این منزلت — ز ارباب حق میکند مسئلت
پے ملت و مذہب و کیش و دین — زند لاف در زیر چرخ برین
ولے زندگی دارد آن دین پاک — کہ باشد ز روحانیت تابناک
ز روحانیت نیست گر بہرہ ور — بود جسم بیجان مثل حجر
در آن کیش یک ذرہ بہبود نیست — کہ راہش بدرگاہ معبود نیست
بہ قومیکہ نیکی پسند د خدا — فرستد در آن قوم خود انبیاء
بدیشان تکلم کند از کرم — بیاموزد از فضل علم و حکم
شود ختم چون دورۂ انبیاء — فرستد بتائید شان اولیا
بہر قرن از بہر تجدید دین — فروزد چراغے ز حق الیقین
کہ تا خلق یابد رہ اہتدا — گر آید بسوئے رضائے خدا
ولے ہر کہ را بہرہ نبود ز نور — چو خفاش زان نور باشد نفور
پذیرد از آن طبع او انقباض — ز بیہودگی میکند اعتراض
بدان سان کہ اکنون یکی تیرہ ہوش — بر آورد از خبث باطن خروش
ز نا بخردی ترک اسلام گفت — رخ خویش از دین و دانش نہفت
چو ورد ہر شد راز او آشکار — بہ پیچید بر خود یکے نامدار
خطیبے کہ او مصقع امت است — ادیبے کہ مصطفع ملت دین است
محقق سمیدع باحکام نفس — بہ تحقیق ہمیچ تشریح قصص
بعلم و ادب صلح و بلیغ البیان — بفضل و ہنر شرح و فصیح اللسان
ادیب است و سفیر و شیخ جلیل — لبیب است و تحریر و شہم نبیل
باخبار و آثار مدرس الفطن — بعلم و عمل مبرز ی اللقن
درخشندہ نبراس حق نور دین — ز فضل خدا اچھے بر زمین
قوی پایہ شد علم زین لوذعی — سنن تازہ گردید زین المعی
جز او کیست در فقہ نا طور شرع — جز او کیست در دین رموز ورع
امام زمان راہبین مقتدی — با فضال ایزد و ہمین مہتدی
بپاسخ زبان بلاغت کشود — مر او را طریق ہدایت نمود
براہین قاطع بسوئش نوشت — کہ تا پای خود پیچد از راہ زشت
الا ایکہ آریہ گردیدۂ — جز از نیوگ ور دیک چہا دیدۂ
تو صانع شماری نہ خالق خدا — از آن ماندہ از ہدایت جدا
بہ نزد تو خلاق ارواح نیست — بہ کیش تو خلاق اشیاء نیست
ہیولا و روح و خدا پیش تو — قدیم اند افسوس بر کیش تو
بود ترک اسلام رد تا فتن — ز درگاہ خلاق سر و علن
چرا تافتی رخ ز رب غفور — چہ گشتت کہ گشتی ز عرفان نفور
چرا گشتۂ بندہ حرص و آز — فگندی چرا خویش را در گداز
دریغا کہ نفرت ملامت نکرد — ترا مطلع بر غرامت نکرد
شرہ چشم ادراک تو دوخت است — از آن رخت انصاف تو سوخت است
بہش باش و فرزانگی پیشہ کن — ز روز پسین یکرہ اندیشہ کن
چرا خفت ہوش و خرد سوختی — کہ از بہر خود حسرت اندوختی
جنون بر دماغ تو پیچیدہ است — ز سر عقل و ہوش تو ورزیدہ است
بیا راستی پیشہ کن حق شنو — چو کوران ممان در ضلالت گرو
مسوزان تن نازنین را بنار — مکن خانۂ خود بہ بئس القرار
تو احوال خود را دژم کردۂ — پسے بر سر خود ستم کردۂ
ز قومیکہ غیرت ندارد و زن — بہ بیہودگی لاف مردی مزن
زنا مردی اے مردک بوالفضول — زنی طعنہا بر رجال فحول
نترسیدی از کردگار غیور — کہ از رحمتش گشتۂ ناشکور
بیا خویشتن را بخسران مہان — بیا یکرہے سوئے دار الامان
گر آئی تو در حضرت قادیان — نصیب از سعادت بری بیگمان
فرود آمد از چرخ بدر منیر — نگر دیدۂ گشت از دو ضریر
فروزان بسطح زمین آفتاب — تو بر دوختہ دیدۂ خود بخواب
مگر در دلت نور ادراک نیست — و یا جانت از تیرگی پاک نیست
نہ بیند اگر دیدہ ات نور ہور — بدآنم کہ چشم تو وارد فتور
کسانیکہ سوئش نظر کردہ اند — چراغ کمالات بر کردہ اند
ہمی بینی ز تعلیم آن مہربان — ینابیع حکمت ز ہر دل روان
فروغیکہ کردہ تجلی بطور — شدش قادیان جلوہ گاہ ظہور
فلا جو زامت امام الہدیٰ — نہ بدر الدجیٰ بلکہ شمس الضحیٰ
سمی محمد مثیل مسیح — دل آرا چو یوسف بوجہ ملیح
گزین کردۂ درگہ کبریا — بہین پیرۂ حضرت مصطفےٰ
عیان بر دلش گشتہ اسرار کن — سبقہا خواندہ در مکتب من لدن
بپا بوسش جبین سودہ صاحبدلان — ببوسیدہ خاک رہش مقبلان
ہمان است این سرور اولیا — کہ از وی خبر دادہ اند انبیاء
بہنگام رفتن رسول انام — علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام
باصحاب و احباب داد این نوید — کہ آید پس از من مسیح سعید
چنین گفت آن اشرف انبیاء — حبیب خدا سرور دوسرا
کہ گر علم دین بر ثریا بود — ز دست کسان دور بالا بود
ز ابنائے فارس بر آید یکے — شود نائل آن رتبہ را بی شکے
خوشا بخت و اقبال ہندوستان — کہ خورشید شد طالع از قادیان
کسانیکہ بر دین ترسا ستند — ز تیغ دعا ہاش ترسا ستند
چو آتھم بقعر جہنم نشست — چلیپا بدوش نصاری شکست
ندیدی تو اے مردک بوالفضول — کہ در نصرت دین پاک رسول
باسلام چون شد الد الخصام — چہا آمد از چرخ بر لیکھرام
جہان دہرۂ دہرش از ہم درید — ہمہ آریہ قوم آہے کشید
عیان گشت در چشم گبر و یہود — ز تو سادید پیروان ہنود
کہ اسلام را دستگاہے قویست — بدنیا ہمین مذہب ایزدیست

حق ست آنچہ حق پیش گفت — حق حق پرستان نشاید نہفت
محال است سعدی کہ راہ صفا — توان رفت جز در پئی مصطفےٰ
کسانیکہ زین راہ برگشتہ اند
برفتند بسیار و سرگشتہ اند

Digitized by Khilafat Library

خدا کی پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نمبر	نام	مقام	ضلع
۱	گل محمد صاحب	چھاؤنی بلگام کمپنی نمبر ۲	
۲	نبی بخش صاحب	تزگراہی	گوجرانوالہ
۳	عمر دین صاحب	بگہ	
۴	محمد سلیمان صاحب	کلاسر	کرنال کیتھل
۵	مہتاب بیگ جمعدار	ڈسکہ	سیالکوٹ
۶	پیر بخش صاحب	وزیرآباد	
۷	عبد الحکیم صاحب	ملتان	
۸	محمد خانصاحب (بستی مندرانی)	تونسہ	ڈیرہ غازیخان
۹	عثمان خان صاحب	″	
۱۰	زوجہ عثمان خانصاحب	″	
۱۱	مسماۃ بخت بنت عثمان خان	″	
۱۲	الہ بخش خان صاحب	″	
۱۳	زوجہ الہ بخش خان صاحب	″	
۱۴	محمود صاحب	″	
۱۵	محمد صاحب	″	
۱۶	نور الدین صاحب	وزیرآباد	
۱۷	میاں عقلو چوکیدار صاحب	مانگ	
۱۸	علی محمد صاحب	جموں	
۱۹	غلام حسین صاحب سابق مدرس	سرینگر	بازار نواب
۲۰	سٹیٹ برانچ سکول		
۲۱	محمد بہاؤ الدین خان	حیدرآباد دکن پل قدیم	
۲۲	محمد محسن صاحب	لکھنؤ (ملک اودھ)	
۲۳	پیر برکت علیشاہ صاحب برانچ پوسٹ ماسٹر	کتنہ	ہوشیار
۲۴	خواجہ الدین صاحب	کاٹھ گڑھ	
۲۵	مولا بخش صاحب	″	
۲۶	بلند خان صاحب	″	
۲۷	نبی بخش صاحب		
۲۸	فیض بخش صاحب	″	
۲۹	میران بخش صاحب	سیالکوٹ حال وزیرآباد	
۳۰	اہلیہ شیخ نعمت علی صاحب رجمنٹ نمبر ۳ کمپنی نمبر ۶	چھاؤنی رانچی دورنڈا	

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب اور ادویہ کی فہرست

طب روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا ہے اور جس کے دریافت ہوجانے سے عیسوی معجزات کی کلاہر ایک مذہب وملت حتی کہ ایک دہریہ کے ہاتھ میں بھی دیدی ہے اور جس کے ذریعہ سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہوجاتا ہے اس کا برمحل اور ٹھیک استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہے جو ہدایات ان میں درج ہیں ان پر مشق کرنے سے انسان صحت بنیت رکھکر اپنی وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہے اور خیالات میں یکسوئی اور ان کے ضبط کرنیکی عادۃ بھی پیدا ہوجاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کی لکھنے والوں نے وہ مبالغے کئے ہیں کہ آسمان و زمین کو قلابے ملادئے ہیں اور اس کو مشاق کو گویا خدائی کی کل کا چلانیوالا قرار دیدیا ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الہی کا نیک یا بد استعمال کرکے ثواب یا عذاب کماتا ہے۔ جیسے خدا کے ارادہ سے ہر ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ویسی ہی اسی کے ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کریں۔ قیمت عہ

شہادۃ آسمانی حصہ اول و دوم - بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کے جواب اس میں دئے گئے ہیں ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد۔ اور دجال یاجوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہیں قیمت ہر دو حصہ ۸؍

سر مکتوم - یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور نیز حشر اجساد کے متعلق لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردوں کے زندہ ہونے کا ذکر انجیل میں ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ در اصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵؍

رویائے صالحہ اس میں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت۔ محمد حسین بٹالوی کے کفر نامہ تیار کرنے کا اور حضرۃ مسیح موعود کا ثبوت صحف سابقہ سے۔ قیمت ۲؍

اعجاز احمدی ۲۶ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہو جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ۱؍

قول صحیح پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو کہ آپنے اردو زبان میں حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہے قیمت ۱؍ (محصولڈاک بذمہ خریدار)

عاقبۃ المکذبین لودیانوی مخالف مولویوں کا انجام جو ہوا اس کا بیان۔ بیعت کی دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات و حیاۃ پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ۱؍ (محصولڈاک بذمہ خریدار)

اسلام اور اس کا بانی یعنی ٹامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی

صیانۃ الناس - مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت ۱؍

الہامی دعا - ربک کل شئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ۔؍ (محصولڈاک بذمہ خریدار)

کاسر پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گوجرات قیمت ۔؍ ایضاً

نظم برائے مستورات بطرز کاسر مصنفہ

روشنائی احمدیہ ساختہ مرزا عبدالکریم تاجر مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ارزاں لوزاوسط قسم تاجروں کو

سر الشہادتین - اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبداللطیف صاحب کی شہادۃ کا واقعہ جو عین آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف میں موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وقت میں پیدا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہیں ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ فاضل

مجرب ادویہ

حب دافع دائمی قبض - اس کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہیں ہوتی بلکہ اندرونی قوی میں جو نقص باعث مرض ہوتا ہے اس سے رفع ہوکر آئندہ تازہ قوت قوی کو فضلہ کے اخراج کے حاصل ہوتی ہے قیمت عہ

اکسیر شکم خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کے لئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت عہ

علاج نکسیر بشرطیکہ ناک کے اندر زخم نہ ہو اور دماغ سے خون آتا ہو تو ضرور آرام ہوجاتا ہے کھانی اور ناک میں ٹپکانے کی دوا قیمت عہ

حب جدید برائے بخاروں اور ابتدائی ذق اور کھانسی وغیرہ کا علاج جس کا تجربہ خود قادیان میں بھی ہوچکا ہے۔ ۵؍

روغن بہرہ پن - بشرطیکہ مادرزاد بہرہ نہ ہو اکثروں پر تجربہ ہوا کہ آرام ہوگیا ہے قیمت فی شیشی عہ

دردسر کی گولی ہر ایک قسم کے درد کو اس سے فوراً آرام ہوجاتا ہے اعصاب کو طاقت ملتی ہے ۱۶۰ گولی عہ

سرمہ زنگاری اعلیٰ درجہ مقوی البصر۔ دہند بخار آشوب چشم پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا نادر علاج اعلیٰ درجہ کے اطباء کا خاندانی نسخہ فی تولہ ۱۲؍

مصفی خون گولیاں خالص عشبہ کے جوہر اور چوب چینی کی بنی ہوئی ہیں ۶۴ گولی عہ

سلائی گکرہ جسے ہندوستانی زبان میں روہی کہتے ہیں خواہ پرانی ہوں اس کا استعمال سے آرام ہوجاتا ہے فی سلائی

مذکورہ بالا اشتہار کے حوالہ سے ہر قسم کی درخواست بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کے نام آنی چاہیے

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بےنظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرماکر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح آخرزمان علیہ السلام اور مولانا مولوی نورالدین صاحب جنکو نصف سے زیادہ سنادی تھی حضرۃ مسیح الزمان نے وقتاً فوقتاً اسکی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔ نہایت عمدہ۔ شیریں زبان ہے۔ قرآنی نکات خوب بیان کئے ہیں دلوں پر اثر کرنیوالی ہے حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نورالدین علیہما السلام کی بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل ربانی سے چھپکر طیار ہوچکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت۔ ۱؍ کے ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ روانہ کی جاتی ہے۔

بلا جلد ۔؍ مجلد ۔؍ پارہ الم کی قیمت ۶؍ پارہ عم ۲؍ **المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال** تمام درخواستیں مشتہر کے نام آنی چاہئیں نہ کہ دفتر البدر میں

نیو فیشن کے سٹ - ناظرین ہمارے یہاں میناکاری کوفت گری کا کام کوٹ قمیص کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہیں جن کے اوپر نام سنہری و چاندی اور بیل بوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان میں لکھا سکتا ہے فائدہ یہ ہو کہ بازار کے سٹ بہت جلد خراب ہوجاتے ہیں اور یہ عمر بھر میں ایک دفعہ کافی ہیں۔

نمبر ۱ - بٹن سٹ نام بھی سنہری کام بھی سنہری قیمت ۱۲؍ **نمبر ۲** - بٹن سٹ نام سنہری اور کام چاندی کا قیمت ۸؍ **نمبر ۳** - بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اور کام بھی چاندی کا قیمت ۶؍ **نمبر ۴** - انگشتری بیل بوٹا چاندی کا قیمت ۲؍ خط آنے پر بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ ہوسکتا ہے۔

پتہ - ایس جی ایم کمپنی گوجرات پنجاب

بنارسی مال ہر قسم کا مردانہ و زنانہ مثل ڈوپٹے اور گلبدن۔ غلطان ہر قسم اگر خریدنا ہو تو مشتہر سے خرید اجاوے اصل اخراجات پر صرف ۲؍ منافع لیا جاویگا اور مال بہت عمدہ خالص نہایت دیانت داری سے ارسال کیا جاویگا۔ **المشتہر سید عزیز الرحمن محلہ شالو متصل کتاب گھر کوہ منصوری**

عطر عمدہ ہر قسم کا اور تیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا۔ دوائی یونانی و انگریزی و مصری کے۔ رومال و سوسی ہر قسم و ہر تپکہ و لنگی ہر قسم و ہر سکے۔ بنیان۔ وجراب ہر طرح کی دیسی و انگریزی سوتی و اونی۔ کلاہ و ٹوپی ہر قسم کی سادی و کامدار ہر کی۔ گیس یعنی پٹی۔ کمربند۔ سواران و سپاہیانہ و پلچاہ ہر طرح کو۔ جوتے خورد و کلاں سادہ و کامدار اور بوٹ و گرگابی اور فلٹ دیسی و انگریزی اور پنجابی دادویانہ و ہندوستانی وغیرہ وغیرہ برتن مرادآبادی گلو بند ہر قسم کے خورد و کلاں **شانہ** مردانہ و زنانہ لکڑی کی اور سینگ کے ہر قسم قفل آہنی و پیتل کے ہر قسم خورد و کلاں۔ تولیہ ہر قسم کے۔ دری ہر قسم کی۔ قینچی دیسی و ولایتی ہر قسم کی۔ چاقو دیسی و ولایتی ہر قسم کے۔

المشتہر حافظ نور احمد احمدی اینڈ کو تاجا پیٹھ بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

مطبع انوار الاسلام قادیان میں ہر قسم کی اردو عربی فارسی چھپائی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے